سوال

(467) دینی مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ کے لیے زکوۃ کا کھانا کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دینی مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ کرام بالخصوص جو سادات خاندان سے تعلق رکھتے ہیں کیا مدرسہ میں تیار ہونے والا کھانا استعمال کر سکتے ہیں جبکہ یہ کھانا مال زکوۃ سے تیار کیا گیا ہو۔ (عبدالوحید ملتان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دینی مدارس میں پڑھانے والے سادات یا غیر سادات اساتذہ سے یہ معاملہ طے شدہ ہوتا ہے اگر وہ انفرادی طور پر مدرسہ میں رہائش رکھیں گے تو انہیں حق الخدمت کے طور پر تنخواہ کے علاوہ قیام وطعام بھی دیا جائے گا اہل مدرسہ کے پاس جب صدقہ یا زکوۃ کا مال پہنچ جاتا ہے تو اس کی حیثیت بدل جاتی ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے متعلق کتاب الزکوۃ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے۔ (باب اذا تحولت الصدقة "یعنی جب صدقہ کی حیثیت بدل جائے۔ شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس عنوان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فقد جاز اللهاشمی تناولها یعنی سادات کے لیے اس کا استعمال جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل کے طور پر حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک حدیث پیش فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ آپ نے ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکع صدقہ کے مال سے جو بکری دی تھی اس نے کچھ گوشت ہمیں بھیجا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صدقہ اپنے مقام کو پہنچ چکا ہے (اس لیے اس کا استعمال ہمارے لیے جائز ہے) اس طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت لایا گیا دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صدقہ کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے (صحیح بخاری: کتاب الہبۃ باب قبول الہبۃ)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حدیثوں سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سادات خاندان سے متعلق کسی شخص کو فراہمی زکوۃ پر مقرر کیا جائے تو اس کے لیے مال زکوۃ سے اجرت لینا جائز ہے کیوں کہ وہ اپنے کام کا معاوضہ لے رہا ہے صدقہ نہیں لے رہا۔ (فتح الباری: 357/3)

مذکورہ وضاحت کے پیش نظر دینی مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ خواہ سادات ہوں یا غیر سادات نہیں مدرسہ کی طرف سے دیئے جانے والے کھانے کو تناول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بعض حضرات کھانے کے عوض مدرسہ کے کھاتہ میں رقم جمع کرنے کا تکلف کرتے ہیں اخروی ثواب کے پیش نظر تو ایسا کیا جاتا ہے لیکن سادات خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ایسا کرنا محض تکلف ہے اسی طرح مدرسکے زیر اہتمام اگر کوئی مسجد کی ضرورت ہو تو مدرسہ کی رقم مسجد کی ضروریات پر بھی خرچ ہو سکتی ہیں۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:471